معارف نبوی

طالب محسن

گالی فسق اور قتل کفر ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا نافرمانی اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

لغوی مباحث

'سباب المسلم': ایک رائے یہ ہے کہ 'سباب'، 'قتال' کے وزن پر 'ساب' سے مصدر ہے، یعنی اس کے معنی ایک دوسرے کو گالی دینے کے ہیں۔ دوسری رائے یہ ہے کہ مجرد سے بھی اس وزن پر مصدر آتا ہے۔ لفظ کے موقع استعمال سے ظاہر ہے کہ یہاں محض گالی دینا مراد ہے، 'باہم' کا پہلو یہاں پیش نظر نہیں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جب مصدر کی اضافت ہو تو مضاف الیہ فاعل بھی ہو سکتا ہے اور مفعول بھی۔ ہمارے نزدیک یہ اضافت مفعول کی طرف ہے۔

'فسوق': 'فسق' کا فعل کسی دائرے سے نکلنے، انحراف کرنے اور نافرمانی کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ اسی سے یہ لفظ گناہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہاں چونکہ اس کا تقابل کفر سے ہے، اس لیے یہاں اس کے معنی خدا کی نافرمانی اور گناہ ہی کے ہیں۔ قرآن مجید میں 'فسق' کا لفظ بالعموم اللہ کی طاعت کا قلادہ اتارنے کے معنی میں آیا ہے اور یہ اس لفظ کا اصل رخ ہے۔

معنی

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کے احکام کی نافرمانی کے کئی درجے ہیں۔ اس کے لیے قرآن مجید میں سوءِ جہالت، اثم، بغی، استہزا اور کفر جیسی تعبیرات اختیار کی گئی ہیں۔ مثلاً سورۂ بقرہ میں طلاق کے احکام پر عمل کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. (۲:۲۳۱)

’’اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی عدت پوری ہونے کو آ جائے تو یا تو بھلے طریقے سے ان کو روک لو یا بھلے طریقے سے ان کو رخصت کر دو۔ محض ستانے کی غرض سے انھیں نہ روکے رکھنا کہ یہ زیادتی ہوگی، اور جو کوئی ایسا کرے گا وہ درحقیقت آپ اپنے ہی اوپر ظلم کرے گا۔ اور اللہ کی آیات کو مذاق نہ بناؤ۔ اور یاد رکھو اللہ کی اس عنایت کو جس سے اس نے تمھیں سرفراز کیا ہے۔ اور کتاب و حکمت کو یاد رکھو جو اس نے تمھاری نصیحت کے لیے اتاری اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور جان رکھو کہ اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔‘‘

اس آیت میں طلاق دینے کے قانون کو عورت پر ظلم کرنے کے لیے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ایسا طریقہ اختیار کرنے کو اللہ کی آیات کا مذاق بنانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نافرمانی کی بعض صورتیں ایسی بھی ہیں جن میں آدمی قانون کے تقاضوں کو پورا کرنے کے بجائے اس کی اصل مصلحت کے خلاف اسے اپنی ظالمانہ کارروائیوں کے لیے آڑ بنا لیتا ہے۔ اس آیت کے مطابق ایک خاص رویے کے باعث جس طرح ایک نافرمانی اللہ کی آیات کا استہزا قرار پائی ہے، اسی طرح بعض جرم اس نوعیت کے ہیں کہ ان کا ارتکاب کرنے والا ایمان اور اطاعت سے دوری کے اس مقام پر چلا جاتا ہے، جہاں کفر اور فسق کے لفظ اس کے لیے موزوں ہو جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں انفرادی رویوں کے بعض پہلو سورۂ حجرات میں زیر بحث آئے ہیں۔ عیب لگانے اور برے نام رکھنے کی شناعت بیان کرنے کے لیے فرمایا:

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا

’’اور اپنے لوگوں پر الزام نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ. (۴۹:۱۱) | کو برے القاب دو، ایمان کے بعد توفسق کا نام ہی برا ہے۔‘‘

الزام تراشی اور برے نام دینا گالی دینے کے خاندان ہی کی برائیاں ہیں۔ اس آیت میں واضح طور پر ان دونوں برائیوں کو فسق قرار دیا گیا ہے۔ سورۂ حجرات کے اس مقام سے واضح ہے کہ یہاں اسے فسق قرار دینے کی وجہ اس ضابطۂ اخلاق سے انحراف ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے صادق بندوں کو دیکھنا چاہتا ہے اور ایمان کے بعد فسق کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح کے رویے کی کوئی مناسبت ایمان کے ساتھ نہیں ہے۔

دوسری برائی مسلمان کا قتل ہے۔ قرآن مجید میں قتل کا جرم واضح کرتے ہوئے ارشاد ہوا ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا. (النساء۴:۹۳) | ’’اور جو جانتے بوجھتے کسی مسلمان کو قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ اللہ اس پر غضب ناک ہوا اور اس نے اس پر لعنت کی اور اس نے اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔‘‘

اس آیت میں قتل کی وہی سزا بیان ہوئی ہے جو سزا کفر کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جرم اتنا سنگین ہے کہ ایمان جیسی بڑی نیکی اور اسی طرح کی دوسری نیکیوں کو کھا جاتا ہے اور مسلمان ہونے کے باوجود قاتل کا انجام وہی ہے جو کافر کا انجام ہے۔

قرآن مجید کے اس بیان کے بعد کفر کے لفظ کی وہ تمام توجیہات بے معنی ہیں جو اس روایت کی شرح کے تحت کی گئی ہیں۔ مثلاً یہ قتل جیسے شنیع فعل کو جائز کرنے پر کہا گیا ہے یا یہ کہ کفران نعمت کے معنی میں آیا ہے یا یہ کہ کفار کے مسلمانوں کو قتل کرنے سے مشابہت کا بیان ہے یا یہ کہ یہ مسلمان کے مسلمان پر قائم ہونے والے حق کے انکار کے لیے آیا ہے یا یہ کہ یہ تحذیر میں مبالغہ ہے وغیرہ۔

ترمذی نے اپنی سنن میں اس روایت کے ساتھ ایک توضیح بھی رقم کی ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ قصاص میں عفو اور دیت کا حق واضح کرتا ہے کہ یہ حقیقی کفر نہیں ہے۔ دراں حالیکہ دیت یا عفو کا تعلق سزا سے ہے اور اگر کوئی قاتل قصاص، دیت اور عفو کو توبہ وتلافی کا ذریعہ نہیں بناتا تو وہ قرآن کی بیان کردہ سزا سے محفوظ نہیں ہے۔ کفر کا لفظ یہاں قانونی معنی میں نہیں، حقیقی معنی میں ہے۔ کتنے ہی قانونی مسلمان ہیں جو قیامت کے دن ایمان سے عاری قرار دیے جائیں گے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متون

امام مسلم نے اس حدیث کا ایک ہی متن نقل کیا ہے۔ یہ متن دو جملوں پر مشتمل ہے: ایک جملے میں مسلمان کو گالی دینے کو فسق قرار دیا گیا ہے۔ اس بات کو ادا کرنے کے لیے زیر بحث روایت میں 'سباب المسلم فسوق' کے الفاظ آئے ہیں۔ دوسرے متون میں 'المسلم' کی جگہ 'المؤمن' اور 'فسوق' کی جگہ 'فسق' کا لفظ بھی آیا ہے۔ 'قتال' والا جملہ تمام روایات میں ایک ہی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ کچھ راویوں نے اسے مقدم کر کے 'قتال المسلم کفر' کی شکل دے دی ہے۔ تمام متون میں دو ہی جملے نقل ہوئے ہیں، لیکن ایک روایت میں 'حرمة ماله کحرمة دمه' کا اضافہ بھی منقول ہے۔ اس تفصیل سے واضح ہے کہ اختلافات محض لفظی ہیں کوئی اضافی بات ان سے معلوم نہیں ہوتی۔

کتابیات

بخاری، رقم ۴۸، ۵۶۹۷، ۶۶۶۵؛ مسلم، رقم ۶۴؛ ابن حبان، رقم ۵۹۳۹؛ ترمذی، رقم ۱۹۸۳، ۲۶۳۵؛ نسائی، رقم ۴۱۰۵ - ۴۱۱۱؛ ابن ماجه، رقم ۶۹، ۳۹۳۹-۳۹۴۱؛ سنن کبریٰ، رقم ۳۵۶۸ - ۳۵۷۷؛ سنن بیہقی، رقم ۱۵۶۳۰، ۲۰۶۹۷؛ مسند احمد بن حنبل، رقم ۳۶۴۷، ۳۹۰۳، ۴۱۲۶، ۴۱۷۸، ۴۳۴۵؛ مسند اسحاق بن راہویہ، رقم ۴۰۰؛ مسند ابویعلیٰ، رقم ۴۹۹۱، ۵۲۷۶، ۶۰۵۲؛ مسند طیالسی، رقم ۲۴۸، ۲۵۸؛ مسند حمیدی، رقم ۱۰۴؛ المعجم الکبیر، رقم ۳۲۵، ۱۰۱۰۵، ۱۰۳۰۸، ۱۰۳۱۶، ۱۰۳۸۰؛ المعجم الاوسط، رقم ۳۴۷؛ الآحاد والمثانی، رقم ۱۰۸۷؛ مسند ابن الجعد، رقم ۲۷۱۵؛ الادب المفرد، رقم ۴۲۹، ۴۳۱۔